Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ
اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
The Daily ALFAZL RABWAH
یوم جمعہ
قیمت فی پرچہ ۳۵ پیسے
جلد ۶۵/۳۰ | ۳ ربیع الاوّل ۱۳۹۶ھ ۔ ۵ امان ۱۳۵۵ ہش ۔ ۵ مارچ ۱۹۷۶ء | نمبر ۵۳

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۵ امان ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔
طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ
احباب دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت سے رکھے، عمر میں غیر معمولی برکت دے اور ہمیشہ اپنی خاص تائید و نصرت سے نوازتا رہے ۔ آمین

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ ٹانگ میں درد اور دیگر عوارض کی وجہ سے طبیعت تاحال ناساز ہے۔
احبابِ جماعت خاص توجہ سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کو اپنے فضل سے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین۔

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب اپنی بڑی بچی کی شادی کے سلسلہ میں مع اہل و عیال پاسپورٹ اور ویزا پر ۲۶/۳ شام کو ربوہ پہنچے ہیں۔ عزیزہ کا رخصتانہ ۱۳ ماہِ رواں کو انشاء اللہ تعالیٰ ہوگا۔

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ ابھی تک بیمار ہیں اور بغرض علاج میو ہسپتال لاہور میں داخل ہیں۔ احباب ان کی شفاءِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔
(شیخ) عبد الحمید شملوی ۔ ۶۵/۱۔ ٹمپل روڈ لاہور

سب کمیٹی شوریٰ بابت علمی تحقیق و ریسرچ

ممبران سب کمیٹی مجلس شوریٰ بابت تجاویز ایجنڈا ۴ و ۵ (علمی تحقیق و ریسرچ) کا اجلاس مورخہ ۷ ماہِ امان (مارچ) بروز اتوار بوقت ساڑھے دس بجے کمیٹی روم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں منعقد ہوگا۔ تمام ممبران وقت پر تشریف لاکر اس میں شرکت فرمائیں۔
عبد المالک خان
سیکرٹری سب کمیٹی شوریٰ

ضروری اعلان

مکرم مولوی نصیر احمد صاحب ناصر مربی کیمبلپور جہاں بھی ہوں فوری نظارت اصلاح و ارشاد میں رپورٹ کریں۔
(نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

لجنہ اماء اللہ لاہور کا جلسہ

۷ مارچ بروز اتوار مسجد دار الذکر میں صبح ۹½ بجے لجنہ اماء اللہ لاہور کے زیر انتظام جلسہ پیشگوئی مصلح موعودؓ منعقد ہوگا۔ تمام مقامی بہنیں اور ناصرات جلسہ میں شریک ہوں۔
سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ لاہور

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

قرآن کریم کی پہلی ہی سُورۃ میں اللہ تعالیٰ نے دُعا کی تعلیم دی ہے

دُعا تب ہی جامع ہو سکتی ہے کہ وہ تمام منافع اپنے اندر رکھتی ہو اور تمام نقصانوں سے بچاتی ہو

"غور سے قرآن کریم کو دیکھو تو تمہیں معلوم ہوگا کہ پہلی ہی سُورۃ میں اللہ تعالیٰ نے دعا کی تعلیم دی ہے۔ اِھۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ غَیۡرِ الۡمَغۡضُوۡبِ عَلَیۡہِمۡ وَلَا الضَّآلِّیۡنَ۔ دعا تب ہی جامع ہو سکتی ہے کہ وہ تمام منافع اور مفاد کو اپنے اندر رکھتی ہو اور تمام نقصانوں اور مضرتوں سے بچاتی ہو پس اس دعا میں تمام بہترین منافع جو ہو سکتے ہیں اور ممکن ہیں وہ اِس دعا میں مطلوب ہیں اور بڑی سے بڑی نقصان رساں چیز جو انسان کو ہلاک کر دیتی ہے اس سے بچنے کی دعا ہے۔ میں بار بار کہہ چکا ہوں کہ مُنعم علیہ چار قسم کے لوگ ہیں۔ اوّل نبی، دوم صدّیق، سوم شہید، چہارم صالحین پس اس دعا میں گویا ان چاروں گروہوں کے کمالات کی طلب ہے۔ نبیوں کا عظیم الشّان کمال یہ ہے کہ وہ خدا سے خبریں پاتے ہیں چنانچہ قرآن شریف میں آیا ہے فَلَا یُظۡہِرُ عَلٰی غَیۡبِہٖۤ اَحَدًا اِلَّا مَنِ ارۡتَضٰی مِنۡ رَّسُوۡلٍ۔ الآیہ یعنی خدا تعالےٰ کے غیب کی باتیں کسی دوسرے پر ظاہر نہیں ہوتی ہیں ہاں اپنے نبیوں میں سے جس کو وہ پسند کرے۔ جو لوگ نبوّت کے کمالات سے حصّہ لیتے ہیں اللہ تعالیٰ اُن کو قبل از وقت آنے والے واقعات کی اطلاع دیتا ہے اور یہ بہت بڑا عظیم الشان نشان خدا کے ماموروں اور مرسلوں کا ہوتا ہے اس سے بڑھ کر اور کوئی معجزہ نہیں۔"
(الحکم ۱۷ مارچ ۱۹۰۲ء صفحہ ۳)

"حسب منطوق آیت ثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاَوَّلِیۡنَ وَثُلَّۃٌ مِّنَ الۡاٰخِرِیۡنَ خالص محمدی گروہ جو ہر ایک پلید ملونی اور آمیزش سے پاک اور توبہ نصوح سے غسل دیئے ہوئے ایمان اور دقائق عرفان اور علم اور عمل اور تقویٰ کے لحاظ سے ایک کثیر التعداد جماعت ہے یہ اسلام میں صرف دو گروہ ہیں یعنی گروہ اوّلین و گروہ آخرین جو صحابہ اور مسیح موعود کی جماعت سے مراد ہے۔ اور چونکہ حکم کثرت مقدار اور کمال صفائی انوار پر ہوتا ہے اِس لئے اس سورۃ میں اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ کے فقرہ سے مراد یہی دونوں گروہ ہیں یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع اپنی جماعت کے اور مسیح موعود مع اپنی جماعت کے۔ خلاصہ کلام یہ کہ خدا نے ابتداء سے اس اُمّت میں دو گروہ ہی تجویز فرمائے ہیں اور انہی کی طرف سورہ فاتحہ کے فقرہ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ میں اشارہ ہے (۱) ایک اوّلین جو جماعت نبوی ہے (۲) دوسرے آخرین جو جماعت مسیح موعود ہے۔"
(تحفہ گولڑویہ صفحہ ۸۰، ۸۱)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۵ء کے موقع پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا احمدی خواتین سے بصیرت افروز خطاب

خدا نے کہا ہے کہ میں اس زمانہ میں جماعتِ احمدیہ کے ذریعہ انسان کی حیاتِ طیبہ کے سامان کروں گا

دُنیا اِس کے ذریعہ اسلامی تعلیم کو اپنائے گی اور اخلاقی اور روحانی بیماریوں سے شفا پائے گی

ہم ایک روحانی مجاہدہ کے نازک دور میں داخل ہو چکے ہیں اِس دور میں سستی، غفلت اور لاپرواہی کو برداشت نہیں کیا جا سکتا

تم اپنی اصلاح کی کوشش کرو اور دعائیں کرو کیونکہ تم دعا کے بغیر دُنیا میں کامیاب نہیں ہو سکتیں

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ (خواتین) کے دوسرے روز مورخہ ۲۷ فتح ۱۳۵۴ ہش (دسمبر ۱۹۷۵ء) کو قبل دوپہر احمدی مستورات سے جو خطاب فرمایا تھا اس کا مکمل متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (یوسف سلیم ایم۔ اے انچارج صیغہ زود نویسی۔ ربوہ)

سورہ فاتحہ کے بعد حضور نے مندرجہ ذیل آیات کی تلاوت فرمائی:۔

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ ۗ وَلَنَجْزِيَنَّ الَّذِيْنَ صَبَرُوْٓا اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝

(۱۶: ۹۷، ۹۸)

اور پھر فرمایا:۔

میرا گلا تو کل سے بیٹھا ہوا ہے مگر اِس شور کی وجہ سے یوں لگتا ہے آپ کے گلے ضرورت سے زیادہ کھلے ہوئے ہیں۔ دوسری عورتوں کو چپ کرانے والی بہنیں خود بھی چپ کر جائیں جنہوں نے بولنا ہے ان کو بولنے دیں کسی کو چپ نہ کرائیں انشاء اللہ خود ہی خاموش ہو جائیں گی۔ کچھ جگہ بھی تنگ ہے۔ مجھے خیال نہیں تھا کہ اگر میں ایک سال بھی جلسہ سالانہ میں آپ سے خطاب نہ کروں تو آپ کو بولنے کی عادت پڑ جائے گی۔ ۱۹۷۳ء کے جلسہ میں تو یہاں اتنی خاموشی تھی کہ مجھے حیرت ہوتی تھی کہ

ہماری احمدی مستورات

مردوں سے آگے نکلنے کی کوشش کر رہی ہیں لیکن میرا یہ خیال غلط تھا۔ ہماری بہنیں آگے نکلنے کی کوشش نہیں کر رہی ہیں بلکہ ہمیں اُن کو آگے بڑھانے کی کوشش کرنی پڑے گی۔

اِس وقت میں نے جو دو آیات پڑھی ہیں ان میں سے ایک میں تو یہ مضمون بیان ہوا ہے

مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ

یعنی تمہارے پاس جو کچھ بھی ہے وہ تمہارے پاس نہیں رہتا لیکن اللہ تعالیٰ جو خالق اور مالک ہے اس کے ہاتھ سے تو کوئی چیز نہیں نکلتی۔ ہم نے اِس دُنیا میں امیروں کو غریب ہوتے دیکھا اور غریبوں کو امیر ہوتے پایا۔ اور دوسری دُنیا میں تو یہ مال ساتھ نہیں جائیں گے۔ ہر انسان جب یہ دُنیا چھوڑتا ہے تو دنیا کی ساری دولتیں بھی اور دُنیا کے سارے رشتے بھی اور دُنیا کے سارے تعلّقات بھی یہیں چھوڑ کر اِس دُنیا سے خالی ہاتھ کُوچ کر جاتا ہے۔ اگر اس کا پیار کرنے والا رب اُسے کچھ نہ دے تو اُس کے لئے ہلاکت ہی ہلاکت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس پہلی آیت میں فرمایا بعض دفعہ قربانیاں لی جاتی ہیں۔ مال کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے اور جان کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے اور جذبات کی قربانی بھی دینی پڑتی ہے اور

تعلّقات اور رشتوں کی قربانیاں

بھی دینی پڑتی ہیں اور خدا کے لئے دُنیوی رشتوں کو چھوڑنا پڑتا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ جب میرے بندوں پر اِس قسم کے ابتلاء آتے ہیں تو وہ صبر سے کام لیتے ہیں۔ فرماتا ہے میں اُن کے سب سے اچھے اعمال کے مطابق ان کے سارے اعمال کی جزاء دوں گا کیونکہ میں مالک ہوں۔ اور یہی نہیں کہ اُس نے کسی یونیورسٹی کے ممتحن کی طرح یہ دیکھنا ہے کہ اگر نصف سوال درست کیا ہے تو وہ نصف نمبر ہی دے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اگر کسی آدمی نے اس امتحان میں جو میں لیتا ہوں سارے نمبر لینے والا کوئی ایک سوال حل کیا ہے تو میں اس کے پرچے کے سارے نمبر دیدوں گا گویا اس آیت میں صبر کرنے والوں کے لئے اجر کا اعلان کیا گیا۔ صبر کرنے والوں میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد اُمّتِ محمدیہ میں چودہ سو سال تک خدا تعالیٰ کے ایسے نیک بندے پیدا ہوتے رہے اور نیک بندیاں پیدا ہوتی رہیں جو خدا کے لئے اپنی زندگیوں کو گذارنے والی تھیں اور جب خدا تعالیٰ کی طرف سے امتحان آتے تو وہ خدا کی رضا کے حصول کے لئے صبر سے کام لینے اور لینے والیاں تھیں اور صبر و دعا کے ساتھ خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جذب کرنے والے اور کرنے والیاں تھیں۔

اب بھی بعض ایسے مہذّب ممالک دُنیا میں پائے جاتے ہیں جہاں مرد اور عورت میں فرق کیا جاتا ہے۔ اُن کا اپنا ماحول ہے لیکن مَیں اِس وقت اُس ماحول کی بات کر رہا ہوں جسے اسلام پیش کرتا ہے۔ اسلام کا اپنا

ایک رُوحانی ماحول

ہے جس کے حق میں خدا تعالیٰ کے وعدے ہیں لیکن اسلام نے جب دُنیا کے سامنے یہ عظیم اعلان کیا تھا

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً۔

یعنی مرد ہو یا عورت جو بھی خدا تعالیٰ کے فرمان کے مطابق اعمالِ صالحہ بجا لائے گا اُسے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حیاتِ طیّبہ یعنی پاکیزہ زندگی عطا کی جائے گی تو اس عظیم اعلان کو دُنیا کے کان نے پہلی دفعہ سُنا۔ اسلام سے پہلے کسی مذہب نے یہ اعلان نہیں کیا تھا۔ یہ درحقیقت انسانیت کے ایسے نصف حصّہ کے اندر جو نیم مُردہ حالت میں پڑا ہوُا تھا زندگی کی رُوح ڈالنے والا تھا حیاتِ طیّبہ دونوں زندگیوں کے متعلق بولا گیا ہے اِس دُنیا کی زندگی کے متعلق بھی اور جو بعد میں آنے والی زندگی ہے اس کے متعلق بھی۔ اِس دُنیا میں خدا تعالیٰ کی اس مخلوق میں صرف وہی لوگ امن اور تسکین، ہنسی اور خوشحالی کی زندگی حاصل کرتے ہیں جن کا تعلق خدا تعالیٰ سے ہوتا ہے اور

خدا تعالیٰ کے پیار کی آواز

بالواسطہ اور بلاواسطہ اُن کے کانوں میں پڑتی ہے۔ جب ایک شخص کی خوشیاں اسے خدا تعالیٰ سے مل رہی ہوں تو دُنیا کی طاقتیں اُس ماحول میں افسردگیاں نہیں پیدا کر سکتیں جیسا کہ دُنیا کے اِس خطّہ میں جس میں ہم بستے ہیں دُنیا نے ۱۹۷۴ء میں یہ نظّارہ دیکھا کہ احمدیوں کو ہر قسم کا دُکھ دیا گیا۔ بعض احمدیوں کو قتل کیا گیا، انکی جائدادیں تباہ کی گئیں، مکانوں کو نذرِ آتش کیا گیا، دُکانیں لُوٹی اور جلائی گئیں، غرضیکہ کونسا دُکھ تھا جو احمدیوں کو نہیں دیا گیا۔ زبان سے بھی ایذاء دیا گیا اور ہاتھ سے بھی لیکن اُس وقت دُنیا کی نگاہ میں جو حیران کرنے والی بات تھی وہ یہ نہیں تھی کہ احمدیوں کو دُکھ دیا جا رہا ہے بلکہ وہ یہ تھی کہ ان تمام حالات کے باوجود اُن کی مُسکراہٹوں کو کوئی نہیں چھین سکا اور مَیں اُن دنوں اپنے بھائیوں اور بہنوں کو بڑی وضاحت سے یہ کہا کرتا تھا کہ اگر تمہاری مُسکراہٹیں کسی دُنیوی منبع سے حاصل کردہ ہوتیں اور وہ منبع خشک ہو جاتا تو تمہاری مُسکراہٹیں چھینی جا سکتی تھیں لیکن تمہاری خوشیاں اور تمہاری مُسکراہٹیں تو تمہارے ربِّ کریم اور تمہارے پیدا کرنے والے خدا نے تمہیں دی ہیں اور جو مُسکراہٹیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے حاصل ہوئی ہوں اُن کا چشمہ تو خشک نہیں ہوُا کرتا۔ جو نعمتیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا ہوتی ہیں اُن کو تو دُنیا نہیں چھین سکتی۔

پس بڑا عظیم تھا یہ واقعہ جو انسانوں کی اِس دُنیا میں ۱۹۷۴ء میں رُونما ہوُا۔ لوگوں نے کہا ہم نے احمدیوں کو مارا پیٹا، ہم نے اِن کے مکانوں کو جلا کر راکھ کر دیا، ہم نے ان کے مکانوں کو لُوٹا مگر یہ کس قسم کی قوم ہے کہ یہ سب کچھ ہو جانے کے باوجود ہم ان کے سکون کو اور ان کی راحت کو، ان کی بشاشت کو اور ان کے چہروں کی مسکراہٹ کو نہیں چھین سکے۔

غرض دُنیا نے یہ جو عظیم نظّارہ دیکھا اور احمدیوں کو بحیثیتِ مجموعی جس بلند مقام پر پایا وہ یہ نہیں تھا کہ اُن کے مکان جل گئے اور اُن کی دُکانیں لُٹ گئیں بلکہ وہ یہ تھا کہ اُن کی مُسکراہٹیں نہیں چھینی جا سکیں۔ پس

حیاتِ طیّبہ کا وارث

صرف وہی شخص ہو سکتا ہے جسے خدا حیاتِ طیّبہ کا وارث بنائے۔ ساری دُنیا کی طاقتیں مل کر اور ساری دُنیا کی دولتیں جمع ہو کر کسی ایک شخص کو بھی حیاتِ طیّبہ نہیں دے سکتیں۔ ہم نے بڑے بڑے امیروں کو دیکھا خدا تعالیٰ نے اُن کو دولت دے دی مگر اُن کا نظامِ ہضم خراب ہو گیا۔ اب وہ کھاتے کچھ نہیں۔ پرہیزی غذا بے نمک اور بے مرچ۔ یہ چیز نہیں کھانی وہ چیز نہیں کھانی۔ ایسے شخص نے دولت کو لے کر کیا پایا۔ اسی طرح ہم نے ایسے لوگوں کو بھی دیکھا کہ وہ دُنیا کے سب سے مہنگے کپڑے پہن سکتے تھے لیکن خدا تعالیٰ کی شان اُن کے جسم ایسی بیماری میں مُبتلا ہو گئے کہ گویا اُن کے جسموں سے آگ نکل رہی ہے۔ اُن کو مجبوراً بالکل نرم اور سادہ قسم کے کپڑے پہننے پڑے۔ غرض حیاتِ طیّبہ صرف خدا دیتا ہے محض دُنیا کی دولتیں کسی کو حیاتِ طیّبہ عطا نہیں کرتیں۔ نہ امریکہ حیاتِ طیّبہ دے سکتا ہے اور نہ انگلستان دے سکتا ہے، نہ یورپ دے سکتا ہے اور نہ رُوس دے سکتا ہے، نہ چین دے سکتا ہے اور نہ کوئی اَور طاقت دے سکتی ہے یہ صرف خدا تعالیٰ ہی ہے جو انسان کو حیاتِ طیّبہ عطا کر سکتا ہے اور عطا کرتا ہے چنانچہ اس زمانہ میں خدا تعالیٰ نے یہ چاہا کہ جماعتِ احمدیہ کو حیاتِ طیّبہ ملے مگر یہ زندگی اس کے اُن افراد کو مل سکتی ہے جو خدا تعالیٰ کی رضا کی خاطر اعمالِ صالحہ بجا لائیں اور جب اللہ تعالیٰ امتحان لے تو وہ

صبر کا ایک اعلیٰ نمونہ

دکھائیں۔ دُنیا کی ساری طاقتیں مل کر خدا تعالیٰ کے دامن سے انہیں کھینچ کر پرے پھینکنا چاہیں تب بھی وہ اللہ تعالیٰ کے دامن کو اِس مضبوطی سے پکڑے رہیں کہ کوئی طاقت اُن کو خدا تعالیٰ سے جُدا نہ کر سکے۔

یہ ایک حقیقت ہے اور سب کو نظر آ رہی ہے کہ اِس وقت ساری دُنیا کی حرکت ہلاکت اور تباہی کی طرف ہے اور نوعِ انسانی کو بچانے کی توفیق صرف جماعتِ احمدیہ کو ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اِس کام کے لئے جماعتِ احمدیہ ہی کو منتخب فرمایا ہے اور اب ہم جماعتِ احمدیہ کی زندگی میں ایک ایسے نازک دَور میں داخل ہو چکے ہیں کہ جس کی عظیم ذمّہ داریوں کے پیشِ نظر ہمیں تو یہ بھی پتہ نہیں ہونا چاہیئے کہ ہم کیا کھا رہے ہیں اور کیا پہن رہے ہیں۔ سوچو! اتنی بڑی ذمّہ داری ہے اور تم مُٹھی بھر تو ہو۔ تمہارے پاس نہ دُنیا کی کوئی طاقت ہے نہ تمہیں دُنیا کے اقتدار سے کوئی دلچسپی ہے۔ نہ تمہارے پاس دُنیا کے اموال ہیں نہ تمہارے دلوں میں دُنیا کے اموال کی کوئی حرص ہے۔ ہر شخص جس کو یہ احساس ہو کہ اُسے کوئی سیاسی اقتدار حاصل ہے تو وہ اپنے اقتدار کو ظاہر کرنے کے لئے احمدیوں کو ستانے لگ جاتا ہے۔ کبھی وہ زبان سے ایذا دیتا ہے اور کبھی ہاتھ سے۔ اور مَیں پاکستان کی بات نہیں کر رہا بلکہ ساری دُنیا کا یہی حال ہے۔ پس یہ جماعت جو دُنیا کی نگاہ میں کوئی حیثیت ہی نہیں رکھتی اِس جماعت کو

خُدا نے کہا

کہ تمہارے ذریعہ سے مَیں دُنیا کو ہلاکت اور تباہی سے بچاؤں گا۔ آج دُنیا نہ تو اِس حقیقت کو پہچانتی ہے اور نہ تمہاری شکرگزار بن سکتی ہے لیکن وہ ہستی جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں رہ سکتی اور ہمارا وہ پیارا خدا جس نے یہ کہا ہے کہ مَیں تمہارے ذریعہ سے، احمدی کے ذریعہ سے انسان کی حیاتِ طیّبہ کا سامان اِس دُنیا میں پیدا کروں گا۔ اسلامی تعلیم کو دُنیا اپنی تمام اقتصادی، معاشرتی اور انسانی زندگی کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ساتھ دوسرے شعبوں میں بھی اپنائے گی اور اخلاقی اور روحانی بیماریوں سے شفا پائے گی۔ یہ وہ عظیم کام ہے جو جماعت احمدیہ کے سپرد کیا گیا ہے گویا دنیا کی حیاتِ طیبہ کے سامان پیدا کرنے کے لئے جماعت کو قائم کیا گیا ہے اسکے باوجود ہم میں سے پھر وہ پیدا ہو جاتے ہیں یا پیدا ہو جاتی ہیں جو دوسروں کی نقلیں کرنے لگ جاتی ہیں کوئی کہتی ہے ہم نے پردہ نہیں کرنا۔ اگر تم نے پردہ نہیں کرنا تو پھر کیوں تم ہمارے اندر رہ کر جماعت کو بدنام کر رہی ہو۔ اگر تم نے اسلامی احکام پر عمل نہیں کرنا تو جاؤ اپنے گھر میں بیٹھو اور جس ہلاکت کی طرف دنیا جا رہی ہے اس کی طرف تم بھی اپنے بچوں کو لے کر روانہ ہو جاؤ۔ یاد رکھو! خدا کو تمہاری ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں خدا کی ضرورت ہے۔ ناشکری کی یہ انتہا ہے کہ خدا تعالیٰ کہتا ہے۔ میری طرف آؤ۔ میں نہ صرف تمہارے لئے حیاتِ طیبہ کے سامان پیدا کروں گا لیکن تم اپنے رب کی طرف پیٹھ پھیر لینے کی جرأت کرتی ہو۔ پھر وہ تم کو پکڑتا ہے اور تم کو سزائیں دیتا ہے اور جو اُخروی سزا ہے۔ یعنی

خدا کے غضب اور قہر کی سزا

ہے اگر تم میں سے کسی کے بھیجے میں عقل ہے تو وہ اس نتیجہ پر پہنچے گی کہ ایک لمحہ کے لئے بھی خدا تعالیٰ کے غضب اور قہر کو برداشت کرنا آسان نہیں ہے لیکن وہ زمانہ جس کے متعلق خَالِدِيْنَ فِيْهَا کہا گیا ہے اور جو لمبا زمانہ ہے اور جسے اس کی لمبائی کی وجہ سے (ڈیوریشن یعنی امتداد کے لحاظ سے ایک نہ ختم ہونے والا زمانہ کہہ سکتے ہیں۔ اس میں خدا تعالیٰ کے غضب اور قہر کا مورد بننے کے لئے تم تیار ہو جاتی ہو۔ تمہیں عقل سے کام لینا چاہیے۔ اسلئے بھی کہ تمہیں خدا کے مسیح نے پکارا اور مہدی کی زبان سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز تمہارے کانوں میں پڑی وہ آواز جو خالص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز تھی اور وہ مضمون جو

خالص اسلامی احکام

پر مشتمل تھے۔ وہ تمہارے سامنے رکھے گئے جن سے بدعات اور لغو چیزیں نکال کر باہر پھینک دی گئی تھیں۔ گویا اسلام کی ایک نہایت ہی حسین تعلیم تمہارے سامنے رکھی گئی۔ اور تم اس پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں ہو۔ میں ساری مستورات کو نہیں کہہ رہا۔ لیکن اگر ایک احمدی عورت بھی ایسی ہے یا اگر ایک بھی احمدی مرد ایسا ہے تو جماعت کو اسے برداشت نہیں کرنا چاہیئے بالخصوص اس زمانہ میں جب کہ ہم اپنے روحانی مجاہدہ کے آخری دور میں داخل ہو چکے جب ہمیں نظر آ رہا ہے کہ یا تو یہ دنیا۔ دنیا سے محبت کرنے والی دنیا، دنیا کے لئے زندہ رہنے والی دنیا، اپنے خدا کو بھول جانے والی دنیا۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو شناخت نہ کرنے والی دنیا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی آواز کو اہمیت نہ دینے والی دنیا ہلاک ہو جائے گی یا وہ اس تعلیم کو، محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے نور کو قبول کرے گی۔ اس دور میں یہ سستیاں اور یہ غفلتیں اور یہ لاپرواہیاں اور اللہ تعالیٰ سے یہ دوری اور اللہ تعالیٰ کے احکام کو ٹھکرانا، یہ تو برداشت نہیں کیا جا سکتا

پس آج میں باوجود بیماری کے یہاں آیا ہوں۔ میرے گلے میں بھی تکلیف ہے ویسے بھی مجھے ضعف کی شکایت ہے۔ لیکن میں یہاں آیا ہوں تمہیں انتباہ کرنے کے لئے کہ اپنے آپ کو درست کرو۔ اگر خدا تمہارے ساتھ (تمہارا انقطاع [illegible]) اس طرح سلوک کر سکتا ہے۔ جس طرح وہ اپنے پیاروں

کے ساتھ کرتا ہے تو وہ انتہائی ضلالت کی وجہ سے غضب اور قہر بھی نازل کر سکتا ہے (معاذ اللہ) کیونکہ تمہاری اس سے کوئی رشتہ داری تو نہیں، تم نے اس سے کوئی ٹھیکہ تو نہیں لیا ہوا کہ تم جو مرضی کرتی رہو یا کرتے رہو (مرد بھی میرے مخاطب ہیں) اور وہ پھر بھی تم سے پیار کرتا رہے گا۔ جب تک احمدی مرد اور احمدی مستورات خدا کے ہو کر خدا میں زندگی گزارنے کے لئے تیار نہیں ہوتے اُس وقت تک وہ خدا کے پیار کو حاصل نہیں کر سکتے۔ پس تم

خدا کا پیار حاصل کرو

تاکہ تمہیں اس دنیا میں بھی اور دوسری دنیا میں بھی حیاتِ طیبہ ملے اور تمہاری آئندہ نسلیں تم پر لعنتیں بھیجنے والی نہ ہوں کہ کیوں تم نے اُن کے لئے بھلائی اور خوشحالی کے سامان پیدا نہیں کئے۔ یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری ہے جو تم پر ڈالی گئی ہے لیکن اس ذمہ داری کے مقابلہ میں ایک بہت بڑا انعام ہے جس کی تمہیں بشارت دی گئی ہے اور جس کا علم حاصل کر کے انسان کا سر خدا تعالیٰ کے شکر میں اُسکے آستانہ پر انتہائی طور پر جھک جاتا ہے کہ اس سے زیادہ جھکنے کا کوئی امکان ہی نہیں ہوتا جیسے انسان سجدہ کرتے ہوئے اپنا ماتھا زمین پر ٹکا دیتا ہے۔ جس سے نیچے تو وہ جا نہیں سکتا۔ جیسا کہ میں نے اپنی کل کی افتتاحی تقریر میں بتایا تھا۔ جس کا کچھ حصہ آپ نے سنا اور کچھ آپ نہیں سنا بوجہ لاؤڈ سپیکر کی خرابی کے (نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جیسی عظیم ہستی جو خدا کی بے حد محبوب اور پیاری ہستی تھی۔ آپ انسانیت کی طرف ایک

ہمیشہ قائم رہنے والی شریعت

لے کر آئے تھے ایسی شریعت جو نوع انسانی کی ہر زمانہ میں حتیٰ کہ قیامت تک کے مسئلوں کو سلجھانے والی تھی۔ آپ کی یہ حالت تھی کہ ایک دفعہ آپ سواری پر کہیں جا رہے تھے تو دیکھنے والوں نے یہ نظارہ دیکھا کہ خدا تعالیٰ کی نعمتوں کو یاد کر کے آپ کی جبیں عاجزانہ طور پر جھکنی شروع ہوئی اور جھکتی چلی گئی یہاں تک وہ زین (کاٹھی) کے ساتھ لگ گئی۔ میں نے کہا تھا۔ کہ اس انتہائی عاجزی کے بعد کوئی اور چیز نہیں ہے ورنہ میں تمہیں یہ کہتا کہ جتنی عاجزی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دکھائی۔ اس سے زیادہ تم دکھاؤ۔ پس اگرچہ تم اپنے ماتھے کو جھکانے میں زمین کے نیچے نہیں جا سکتے اور نہ جا سکتی ہو لیکن تم اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنے میں اُس عاجزی کا اظہار کر سکتی ہو جو آنحضرت صلی اللہ علیہ نے دکھائی۔ اسلئے

خدا تعالیٰ کا شکر کرتے ہوئے

اور اس کی حمد کرتے ہوئے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جس قدر عاجزانہ راہوں کو اختیار کیا اور خدا تعالیٰ کی دُوری کو ایک لحظہ کے لئے برداشت نہیں کیا اسی قدر تمہیں چاہیئے کہ اگر تم نے حیاتِ طیبہ کا وارث بننا ہے تو اس نقشِ قدم پر چلو جس کا حسین نمونہ تمہارے سامنے رکھا گیا ہے اور ایک حسین تعلیم تمہیں دی گئی ہے۔ اس تعلیم کے حسن کو از سرِ نو ظاہر کرنے کے لئے مہدی تمہارے اندر آ گیا اور اس نے تمہیں آواز دی اور تم کہتی ہو کہ ہم نے مہدی کی آواز پر لبیک کہا اور اس کو پہچانا اور جس طرح محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے سلام بھیجا تھا تم کہتی ہو کہ ہم بھی اس کو سلام بھیجتی ہیں لیکن وہ سلام جو تمہاری زبانوں سے نیچے نہیں اُترتا اور تمہاری روح کو گرماتا نہیں اُس سلام کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اس روحانی فرزند مہدی نے کیا کرنا ہے اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سلام کے نتیجہ میں تمہیں حیاتِ طیّبہ کیسے مل جائے گی۔

پس مَیں تمہیں یہ نصیحت کرتا ہوں کہ تم اپنی اصلاح کی کوشش کرو اور دعائیں کرو۔ تمہارے اُوپر دُعائیں کرنے کی بڑی ذمہ داری ہے کیونکہ تم دنیا میں دُعا کئے بغیر کامیاب نہیں ہو سکتیں۔

ساری دُنیا کی اصلاح کی ذمّہ داری

احمدی مَردوں اور عورتوں پر ہے۔ پس تم خدا کے حضور یہ دعائیں کرو کہ اے خدا! جتنی طاقت تُو نے ہمیں دی ہے وہ ہم تیرے حضور پیش کرتے ہیں لیکن جو کام ہمارے سپرد کیا گیا ہے وہ ہماری طاقت سے بالا ہے، وہ ہماری استعداد سے زیادہ ہے۔ اے خدا! جیسا کہ تیرا وعدہ ہے اور تیری بشارتیں ہیں تُو خود اپنے فرشتوں کے ذریعہ سے یہ کام کروا دے اور اس کا ثواب ہمیں عطا فرما۔ مَیں تو ہر وقت دُعا کرتا ہوں اور اب بھی دُعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو بھی جو بڑی عمر کی ہیں اُن کو بھی، اور جو جوانی کی عمر میں ہیں اُن کو بھی اور جو بچیاں ہیں انہیں بھی اور جو بعد میں آنے والی نسلیں ہیں انہیں بھی اُس مقام پر کھڑا کرے جس مقام پر کھڑے ہونا مہدی کے لئے خوشی کا باعث ہے اور یہی وہ گروہ ہے جسے محمّد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے اپنی اُمّت میں دیکھنا

انتہائی خوشی کا باعث

ہے اور اسی گروہ کے لئے بشارتیں دی گئی ہیں خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بشارتیں دی ہیں اور بتایا ہے کہ اس آخری زمانے میں اسلام ساری دُنیا پر غالب آئے گا۔ مگر یہ کام کون کرے گا کیا آسمان سے فرشتے آ کر کریں گے؟ ظاہر ہے ایک پاک جماعت نے آکر کرنا ہے جس کی بشارت دی گئی تھی اور جو مہدی کو ملنی تھی اور یہی وہ جماعت ہے جس نے دنیا میں ایک رُوحانی انقلاب بپا کرنا تھا، جس نے دنیا کی دولتوں میں کوئی دلچسپی نہیں لینی تھی، جس نے سیاسی اقتدار میں کوئی دلچسپی نہیں لینی تھی اور نہ ساری دُنیا میں اسلام کو غالب کرنے کا انحصار اپنے جتھے یا اپنی عزتوں پر کرنا تھا بلکہ محض خدا کا ہو کر اور خدا میں زندہ رہ کر خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو حاصل کر کے عاجزانہ راہوں کو اختیار کرتے ہوئے اس مقصد کو حاصل کرنا تھا۔ یہی وہ طریق ہے جس کو اختیار کرنے سے ساری دُنیا ہلاکت سے بچ سکتی ہے۔ خدا کرے ایسا ہی ہو۔ خدا کرے آپ کو دُعا کرنے کی توفیق ملے اور خدا کرے میری اور آپ کی دعائیں قبول ہوں اور وہ نتیجہ نکلے جس کی ہم آرزو رکھتے ہیں اور جس کی ہم تمنا رکھتے ہیں۔ آؤ دُعا کر لیں"۔

اس کے بعد حضور نے سب حاضرات سمیت ہاتھ اُٹھا کر دعا فرمائی۔

قائدین اضلاع کی خدمت میں ضروری گزارش

مقابلہ سائیکل سفر بین الاضلاع کے ضمن میں ماہ تبلیغ کی کارکردگی کی مختصر مگر جامع رپورٹ ۱۵ امان تک مرکز سلسلہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(مہتمم صحتِ جسمانی مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

وقفِ عارضی اور بیرونی ممالک

اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل چار رپورٹیں قابلِ مطالعہ ہیں۔ دوسرے احباب بھی اس طرف توجہ فرمائیں۔ وقفِ عارضی میں دو ہفتے سے لے کر چھ ہفتے تک اپنے خرچ پر مقررہ جگہ پر جانا ہوتا ہے اور جماعت کی تربیت اور تعلیم القرآن کا فریضہ ادا کرنا ہوتا ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ تعلیم القرآن)

۱۔ مکرم عطاء المنان صاحب ہمبرگ جرمنی سے تحریر فرماتے ہیں کہ ۱۳ نومبر ۱۹۷۵ء سے پندرہ روزہ عرصہ وقفِ عارضی میں مکرم امام صاحب کے ہمراہ مختلف مقامات پر جا کر چندہ تحریکِ جدید کے وعدہ جات حاصل کئے اور اس دوران ہر روز دعا کی بہت توفیق ملی بلکہ وصیت کرنے کی بھی توفیق حاصل ہوئی اور اس کے بعد دوسرے احباب کو وصیت کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

۲۔ مکرم ملک محمد حنیف صاحب کراچی سے اپنے ۲۵ جولائی ۱۹۷۵ء کے خط میں تحریر کرتے ہیں کہ انہیں وقفِ عارضی کے سلسلہ میں دو مرتبہ امریکہ اور لنڈن جانے کا موقعہ ملا۔ وہ وہاں دوستوں کی اصلاح اور روحانیت میں ترقی کے لئے کوشاں رہے ہیں۔

۳۔ مکرم نصیر احمد چوہدری آف لاہور اپنے مورخہ ۱۸ ستمبر ۱۹۷۵ء کے خط میں تحریر فرماتے ہیں کہ انہیں ایک ہفتہ وقفِ عارضی ملک سری لنکا کے شہر کولمبو (Colombo) اور نیگومبو (Negombo) میں گزارنے کا موقعہ ملا۔ وہاں تمام دوستوں سے ملاقات اور تفصیلی گفتگو کا موقعہ ملا۔ غیر از جماعت دوستوں سے بھی تفصیلی گفتگو ہوتی رہی۔ وہاں بدھ مت کی اکثریت ہے اور ان کے بعد عیسائی حضرات کی تعداد ہے جو بدھ مت سے عیسائیت میں داخل ہوئے ہیں۔ وہاں انہوں نے "مَیں کیوں احمدی ہوا" پر اُردو میں تقریر کی جس کا ترجمہ وہاں کے پریذیڈنٹ صاحب نے سیلونی زبان میں سنایا۔ جماعت کا ایک لوکل رسالہ جاری ہے۔

۴۔ مکرم مبرور احمد صاحب بھٹی رو کو پر سیرالیون سے اپنے خط مورخہ ۴ ستمبر ۱۹۷۵ء میں تحریر فرماتے ہیں کہ انہوں نے اپنا عرصہ وقفِ عارضی کمپالا میں گزارا۔ وہاں انہیں شہر کے بااثر معزز لوگوں، لبنانی برادری اور عام لوگوں سے ملنے، گفتگو کرنے، احمدیت کا تعارف کرانے اور اپنے سکول کے مسائل اور ان کے حل کے بارے میں بات چیت کرنے کا خوب موقعہ ملا۔ تمام عرصہ دعاؤں میں گزرا اور دورہ نہایت کامیاب رہا۔

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد مکرم حوالدار محمد ابراہیم صاحب بہاولپور سرجیکل ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ مُنہ کی ہڈی میں زخم ہونے کی وجہ سے اپریشن ہونا ہے۔ ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (طاہر افضال دار الرحمت غربی۔ ربوہ)

۲۔ خاکسار کی طبیعت چند دن سے خراب ہے۔ احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ میری کامل شفایابی کے دعا فرمائیں۔ (سمیع اللہ جوئیہ۔ ربوہ)

۳۔ مَیں جوڑوں میں درد کی وجہ سے ایک ماہ سخت بیمار رہا ہوں۔ بڑا قلق اور اضطراب رہا الحمد للہ کہ اب ان دردوں سے افاقہ ہے البتہ نقاہت بہت ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔

(شوکت حسین۔ میرپور خاص (سندھ))

۴۔ خاکسار آجکل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری پریشانیوں کو دُور فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ سلسلہ کی توفیق عطا فرمائے۔

(مبارک احمد طاہر معلّم جماعت احمدیہ نگر پارکر ضلع تھرپارکر سندھ)

۵۔ میری والدہ صاحبہ ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے سخت بیمار رہیں۔ آج تقریباً تین روز ہو گئے تکلیف میں کسی وقت افاقہ ہوتا ہے۔ اور اس کی وجہ سے ان کی بائیں ٹانگ اور بایاں بازو بھی متاثر ہے۔ تمام جماعت سے والدہ صاحبہ کی صحت کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے۔

(بشریٰ طیبہ ایم۔ اے۔ بی۔ ایڈ فیکٹری ایریا۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قسط سوم

بد رسومات سے متعلق یاد رکھنے کی باتیں

قبر پرستی

انسان اس دنیا کی زندگی گذار کر جب موت سے ہمکنار ہو جاتا ہے تو اس کے عزیز و اقارب اس کے مرنے کے بعد مختلف رسوم ادا کرنے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ قبر پرستی تک سے گریز نہیں کیا جاتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:۔

اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ فَادْعُوْھُمْ فَلْیَسْتَجِیْبُوْا لَکُمْ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ

(اعراف ع ۲۴)

یعنی جن لوگوں کو تم خدا کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری ہی طرح کے بندے ہیں۔ پس تم انہیں بلاتے جاؤ۔ اگر تم سچے ہو تو وہ تمہاری پکار کا جواب دے کر دکھائیں۔ یعنی ان میں تمہاری پکار کا جواب دینے اور حاجت روائی کرنے کی قدرت نہیں بلکہ خود عاجز ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک بار فرمایا:۔

"عن عطاء بن یسار قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللّٰھم لا تجعل قبری وثنا یُعبد اشتد غضب اللہ تعالیٰ علی قوم اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد۔

(مشکوٰۃ باب المساجد)

عطاء بن یسار رضی اللہ عنہ کا بیان ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا جس کی پرستش کی جائے۔ اللہ تعالیٰ کا شدید غضب اس قوم پر بھڑکتا ہے۔ جس نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنایا۔

پھر ایک اور جگہ فرمایا:۔

عن عائشۃ ان رسول اللہ علیہ وسلم قال فی مرضہ الذی لم یقم منہ لعن اللہ الیہود والنصاریٰ اتخذوا قبور انبیاءھم مساجد۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی مرض موت میں فرمایا اللہ تعالیٰ نے یہود و نصاریٰ پر لعنت کی جنہوں نے اپنے انبیاء کی قبروں کو سجدہ گاہ بنا دیا۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ جو لوگ قبروں کی عظمت اور پرستش کرتے ہیں۔ ان پر خدا کی لعنت برستی ہے۔

قبروں پر بیٹھنا اور نماز پڑھنا

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

عن ابی مرثد الغنوی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجلسوا علی القبور ولا تصلوا الیھا۔

(مسلم)

مرثد غنویؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبروں پر مت بیٹھو اور نہ ان کی طرف منہ کر کے نماز پڑھو۔

اسی طرح قبروں کو پکا بنانے سے بھی منع کیا گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"نمود اور دکھلانے کے واسطے پکی قبریں اور نقش و نگار اور گنبد بنانا حرام ہے۔۔۔۔ عمل نیت پر موقوف ہے ہمارے نزدیک بعض وجوہ میں پکی بنانا درست ہے مثلاً بعض جگہ سیلاب آتا ہے بعض جگہ قبر سے میت کو کتے اور بجو وغیرہ نکال لے جاتے ہیں۔ مردے کے لئے بھی ایک عزت ہوتی ہے اگر ایسی وجوہ پیش آجائیں تو تو اس حد تک کہ نمود اور شان نہ ہو بلکہ صدمہ کے بچانے کے لئے قبر کا پکا کرنا جائز ہے۔"

(فتاویٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام صفحہ ۹۲)

پھر فرمایا:۔

"یادگار کے خیال سے قبر بنانے کا بھی میں قائل نہیں یہی خیال ہے جس سے آگے شرک پیدا ہوتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزار پر جو قبہ بنایا گیا ہے وہ بھی دشمنوں سے قبر کو محفوظ کرنے کے لئے ہے نہ مزار کی عزت و شان کے لئے۔"

(خلاصہ مکالمہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی الفضل مارچ ۱۹۲۷ء)

موت فوت سے متعلقہ رسوم

موت فوت سے متعلق ہمارے معاشرہ میں بہت سی بد رسوم مروج ہیں مثلاً رونا پیٹنا اور بے صبری کے کلمات زبان پر لانا۔ تین دن سے زیادہ سوگ رکھنا سیاپا کرنے کے ایام میں بے جا طور پر حصہ لا روپیہ ضائع کرنا۔ شیخی اور بڑائی جتانے اور جھوٹے خاندانی وقار کی نمائش کے لئے زردہ پلاؤ پکانا۔ اور برادری میں تقسیم کرنا بیوہ کا نکاح نہ کرنا۔ مجلس فاتحہ خوانی قائم کرنا۔ حیلہ اسقاط کرنا۔ قرآن شریف کو حلقہ باندھ کر چکر دینا۔ رسم قل اور چہلم کرنا۔ نیاز پکانا۔ رسمی قرآن خوانی کرنا۔ میت کے ساتھ روٹیاں چھوارے نمک اور غلہ وغیرہ لے جانا۔ میت پر کپڑے، چادریں ڈالنا۔ جنازہ لے جاتے وقت دہ قدمی کا چکر لگانا۔ میت کے کفن پر کلمہ وغیرہ لکھنا یا لکھ کر میت کے سرہانے رکھنا یا میت کے ساتھ پنجسورہ یا قرآن دفن کرنا برسی اور سالگرہ منانا۔ میت کو قبر میں رکھتے وقت تلقین پڑھنا کہ جب فرشتے سوال و جواب کے لئے آئیں تو یوں کہنا اور یوں کرنا۔ قبروں پر پھول چڑھانا۔ مقررہ ایام میں ایصال ثواب کے لئے طعام پکانا۔ میت والوں کے گھر سے روٹی باہر نکال کر جنازہ اٹھانا ورنہ نہ اٹھانا اور اسی طرح بیسیوں دیگر رسوم ہیں جو ہندوؤں عیسائیوں اور دیگر قوموں سے میل جول کے نتیجہ میں مسلمانوں میں گھس آئی ہیں اور جس طرح لوہے کی زنجیر کسی انسان یا حیوان کو جکڑ دیتی ہے۔ اسی طرح ان رسوم نے لوگوں کو جکڑ دیا ہے۔ پس جب تک اس زنجیر کو نہ توڑ دیا جائے اس جکڑ بندی سے آزادی حاصل نہیں ہو سکتی اور نہ اس کے بغیر معاشرہ ترقی کر سکتا ہے۔ میت پر رونے دھونے سے اسلام نے منع کیا ہے اور صبر کی تلقین کی ہے۔ چنانچہ قرآن پاک میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔

وَبَشِّرِ الصّٰبِرِیْنَ الَّذِیْنَ اِذَآ اَصَابَتْھُمْ مُّصِیْبَۃٌ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اُولٰٓئِکَ عَلَیْھِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّھِمْ وَرَحْمَۃٌ وَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُھْتَدُوْنَ

(البقرہ رکوع ۱۹)

یعنی

اے پیغمبر! ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت پہنچتی ہے تو وہ کہتے ہیں کہ ہم اللہ ہی کے لئے ہیں اور اسی کی طرف مڑ کر جانے والے ہیں یہ لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے برکتیں نازل ہوتی ہیں اور رحمت بھی اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:۔

عن ابی سعید الخدری قال لعن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم النائحۃ والمستمعۃ

(ابوداؤد)

حضرت ابوسعید خدریؓ کا بیان ہے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے چلانے والی (نوحہ کرنے والی) اور سننے والی دونوں عورت پر لعنت کی ہے۔

پھر فرمایا:۔

عن عبد اللہ بن عمر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الا تسمعون ان اللہ لا یعذب بدمع العین ولا بحزن القلب ولکن یعذب بھذا واشار الی لسانہ او یرحم وان المیت یعذب ببکاء اھلہ علیہ۔

(بخاری و مسلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کیا تم نہیں سنتے کہ اللہ تعالیٰ صرف آنسو بہانے یا دل کے غم پر عذاب نہیں دیتا بلکہ اس سبب سے عذاب دیتا ہے۔ پھر آپ نے زبان کی طرف اشارہ فرمایا یا اللہ رحم کرتا ہے اور یقین جانو کہ میت کے گھر والوں کے اس پر رونے کی وجہ سے میت کو تکلیف ہوتی ہے

پھر آقائے دو جہان صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

عن عبد اللہ ابن مسعود قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لیس منا من ضرب الخدود وشق الجیوب ودعی بدعوی الجاھلیۃ

(بخاری و مسلم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عبد اللہ بن مسعودؓ روایت کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ شخص میری امت میں سے نہیں ہے جو طمانچے مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کا سا چلانا چلاوے۔ (یعنی بلند آواز سے لمبی لمبی آوازیں نکالے۔)

فاتحہ خوانی

حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔

"رسمی فاتحہ خوانی درست نہیں۔ یہ بدعت ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ اس طرح صف بچھا کر بیٹھتے اور فاتحہ خوانی کرتے تھے"۔

(اخبار بدر ۱۴ر مارچ ۱۹۰۴ء)

قُل خوانی

حضور فرماتے ہیں:۔

"قل خوانی جو مرنے والے کی وفات کے بعد تیسرے دن کی جاتی ہے اس کی کوئی اصل شریعت نہیں ہے ... ہمیں تعجب ہے کہ یہ لوگ ایسی باتوں پر کس طرح امید باندھ لیتے ہیں۔ دین تو ہمیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ملا ہے اس میں ان باتوں کا نام تک نہیں۔ صحابہ کرامؓ بھی فوت ہوئے کیا کبھی ان کی وفات پر کسی نے قل پڑھے؟ صدہا سال کے بعد دوسری بدعتوں کی طرح یہ بھی ایک بدعت نکل آئی"۔

(اخبار بدر ۱۹۰۴ء)

ایک رسم چہلم کی ہے۔ اس کے متعلق حکم و عدل علیہ السلام نے فرمایا:۔

"یہ رسم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہؓ کی سنت سے باہر ہے"۔

(بدر ۱۴ر فروری ۱۹۰۷ء)

مُردہ پر قرآن پاک ختم کرانے کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"مُردہ پر قرآن ختم کرانے کا کوئی ثبوت نہیں۔ صرف دعا اور صدقہ میت کو پہنچتا ہے"۔

(بدر ۱۴ر مارچ ۱۹۰۴ء)

پھر ایک اور جگہ فرمایا:۔

"قرآن شریف جس طرز سے حلقہ باندھ کر پڑھتے ہیں یہ سنت سے ثابت نہیں۔ مُلّاں لوگوں نے اپنی آمد کے لئے یہ رسمیں جاری کی ہیں"۔

(الحکم ۱۰ر نومبر ۱۹۰۷ء)

اسقاط کرانا

ایک بدعت مسلمانوں نے یہ اختیار کی ہے کہ کسی شخص کے مر جانے پر "اسقاط" کی رسم ادا کرتے ہیں اور قرآن شریف کو چکر دیتے ہیں۔ اس کے بارے میں حضور علیہ السلام نے فرمایا:۔

"بالکل بدعت ہے اور ہرگز اس کے واسطے کوئی ثبوت سنت اور حدیث سے ظاہر نہیں ہو سکتا"۔ (بدر فروری ۱۹۰۴ء)

پھر فرمایا:۔

"یہ اصل میں قرآن شریف کی بے ادبی ہے"۔ (ملفوظات جلد ۴ صفحہ ۳۹)

قبر پر پھول چڑھانا

ایک رسم یہ ہے کہ قبروں پر پھول یا پھولوں کی چادر چڑھاتے ہیں۔ یہ بھی ناجائز ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ سے کسی نے دریافت کیا کہ کیا میت کی روح کو خوش کرنے کی نیت سے قبر پر پھول چڑھانا جائز ہے؟ فرمایا کہ:۔

"اس سے میت کی روح کو کوئی خوشی نہیں ہو سکتی اور یہ ناجائز ہے۔ اس کا کوئی اثر قرآن و حدیث سے ثابت نہیں۔ اس کے بدعت اور لغو ہونے میں کوئی شک نہیں"۔

(بدر ۱۲ر اگست ۱۹۰۹ء)

ایک موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی موجودگی میں کسی شخص نے مرزا سعید احمد مرحوم پسر حضرت صاحبزادہ مرزا عزیز احمد صاحب ایم۔اے کی قبر پر زینت و اکرام کے خیال سے پھول بکھیرنے چاہے تو آپ نے اس سے منع فرمایا اور فرمایا:۔

"یہ جائز نہیں اس طرح بدعت کا راستہ کھُلتا ہے"۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

آگیا آگیا تازہ سٹاک

گرم کشمیری شالیں
زنانہ و مردانہ ہر قسم
دُھسّے۔ مرینہ وغیرہ
ریڈی میڈ عوامی
زنانہ و مردانہ
کالردار اور پرنٹ قمیضیں
لٹھے کی شلواریں اور پاجامے

الفردوس کلاتھ مرچنٹ
۸۵۔ انار کلی۔ لاہور

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادہ زیورات
اور چاندی کے خوشنما برتن ٹی سیٹ وغیرہ کیلئے
فرحت علی جیولرز
کمرشل بلڈنگ
شاہراہِ قائداعظم لاہور
فون نمبر:۔ ۵۲۶۲۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی
دیودار۔ کیل۔ چیل۔ پڑتل کے لئے ہمارے ہاں رجوع فرمائیں!
سٹار ٹمبر
۵۳۔ فیروز پور روڈ — بالمقابل تھانہ اچھرہ — لاہور
فون نمبر: ۴۱۰۶۱۷

ہر قسم کی کاروں اور جیپوں کی کمانیوں
اور
بیٹوں نیز کاروں جیپوں کے سلنسر بکس
اور سلنسر پائپ کے لئے ہماری خدمات سے
فائدہ اٹھائیں
میاں بھائی آٹو سٹور
۱۰۔ منٹگمری روڈ۔ لاہور
انٹرنیشنل آٹو کارپوریشن چوک چوبرجی لاہور
فون نمبر سیل ڈپو ۶۳۳۱۱۴۶۳ فیکٹری ۴۳۱۸۲۶
فون نمبر گھر ۴۱۶۰۰۵ - ۴۱۵۱۳۱

آپ کی اپنی
احمدیہ ٹریول ایجنسی
امریکہ۔ کینیڈا۔ مغربی جرمنی۔ استنبول۔
لندن اور مڈل ایسٹ کے لئے ہوائی اور بحری
سفر کی رعایتی ٹکٹوں کی بکنگ کے لئے
آج ہی رجوع فرمائیں
★ انڈس ٹریول سروس ★
ٹرانسپورٹ ہاؤس بالمقابل فلیٹی ہوٹل
لاہور

شفا میڈیکو
● گزشتہ ۳۰ برس سے مریضوں کی خدمت کے لئے دن رات کھلی رہتی ہے۔
● ہر قسم کی اعلیٰ اور معیاری ادویات جو کہ شک و شبہ سے بالاتر ہیں کا پورا سٹاک موجود رہتا ہے۔
● ڈاکٹری نسخہ جات بنانے کے لئے مکمل ڈسپنسری۔
● نہایت خلیق، متحمل مزاج اور وسیع تجربہ رکھنے والا عملہ آپ کی تشریف آوری کا ہر وقت منتظر رہتا ہے۔
شفا میڈیکو
چوک میو ہسپتال لاہور فون ۶۳۶۹۳

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اچھی نرخوں پر خریدنے کیلئے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور
فون ۶۴۲۵۰
گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیں!

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُعائے مغفرت

خاکسار کی والدہ محترمہ محمدبی صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری حاکم علی صاحب فیکٹری ایریا ربوہ ۲ مارچ ۱۹۷۶ء بروز منگل گیارہ بجے شب وفات پاکر مولائے حقیقی سے جاملیں۔ اِنّا لِلّٰہِ وَاِنّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ اگلے روز ۳ مارچ ۱۹۷۶ء کو بعد نماز ظہر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں جنازہ مقبرہ بہشتی لے جاکر مرحومہ کی نعش کو وہاں سپرد خاک کیا گیا۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم سیکرٹری مجلس نصرت جہاں نے دعا کرائی۔

مرحومہ نے وصیت کی ہوئی تھی۔ بہت نیک، مخلص، دعاگو اور تہجد گزار تھیں۔ آپ نے دو بیٹیاں اور چار بیٹے اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ سب بفضلہ تعالیٰ صاحب اولاد اور برسر روزگار ہیں۔

احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ والدہ صاحبہ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور جملہ پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرکے دین و دنیا میں ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مجید احمد خاں عارف
سیکرٹری وقف جدید فیکٹری ایریا۔ ربوہ

الفضل آپ کا واحد جماعتی روزنامہ ہے
اس میں اشتہار دے کر
اپنی تجارت کو فروغ دیجئے۔ (مینجر)

ایکو الیکٹرک موٹرز

½ تا ۴۰ ہارس پاور ——— تھری فیسیز

امپورٹیڈ میٹریل سے تیار کردہ۔ گارنٹی شدہ۔ خوبصورت صنعتی و زرعی ضروریات کے لئے
قیمت مناسب ——— ڈیلرشپ کے لئے رجوع کریں!

ایورسٹ الیکٹریکل کمپنی (EECO) سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ۔ فون ۶۱۶۵

کاغذ ——— اور ——— گتہ

بازار سے بارعایت خریدنے کے لئے

پیپر کارنر۔ گنپت روڈ۔ لاہور

فون نمبرز: ۶۴۵۲۳/۵۳۱۱۲ پر تشریف لائیے

ملک عبداللطیف ستکوہی — فون نمبر ۶۲۵۱۶
ملک محمد حنیف — فون نمبر ۶۲۵۱۸

ھُوَالشَّافِی
حیوانات کا علاج

کرنے کے لئے رسالہ "حیوانات کی امراض" دس پیسے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر حاصل کریں۔ اس رسالہ میں اُبھارہ۔ گل گھوٹو وغیرہ کی اکسیروں کے خواص اور دیگر قیمتی معلومات درج ہیں۔

کیور ہومیو میڈیسن کمپنی رجسٹرڈ
ہیڈ آفس ربوہ۔ فون ۶۶

سونے اور چاندی کے اعلیٰ ٭ معیاری ٭ عروسی زیورات
——— نیز ———
مغلیہ دور کے کندن کے اعلیٰ ڈیزائن بنانے کے لئے

نیو راحت علی جیولرز

غلام احمد اینڈ برادرز۔ اکبر بازار شیخوپورہ۔ فون نمبر ۳۶۸۱
——— کو یاد فرمائیے ———

ضرورت مند حضرات متوجہ ہوں

ہمیں ۲ تجربہ کار ٹن سمتھ احمدی کاریگروں کی ضرورت ہے۔ خواہش مند اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ یا امیر جماعت کی وساطت سے رابطہ قائم کریں۔

میاں بھائی آٹو سٹور۔ ۱۰ منٹگمری روڈ۔ لاہور
ٹیلیفون نمبر ۳۱۱۴۶۳

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے
اپنے معروف ادارہ

گلوب ٹمبر کارپوریشن

(گورنمنٹ کنٹریکٹر)
۲۶۔ نیو ٹمبر مارکیٹ
راوی روڈ۔ لاہور پر
تشریف لائیے
فون نمبر ——— ۶۰۲۲۰

احمدی بھائیوں کی اپنی دکان

نیو پاک جیولرز

۱۲ ذیلدار روڈ۔ اچھرہ۔ لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۴

ہر قسم کے خالص سونے و چاندی کے مضبوط و پائیدار زیورات بنانے کا
——— واحد مرکز ———
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
کی
دیدہ زیب انگوٹھیاں اور سندھی فیشن کوکے ہر وقت دستیاب ہیں
——— پروپرائٹر ———
میاں عظیم قادر اینڈ سنز

شفا میڈیکو
ایکسرے ڈیپارٹمنٹ

• فیس ایکسرے	۱۶/- روپے
• فیس ای سی جی	۳۰/- "
• گھر پر ایکسرے کرنیکی فیس	۵۰/- "
• گھر پر ای سی جی کرنیکی فیس	۵۰/- "

گاڑی کا انتظام فرم کرے گی۔
خون۔ بلغم۔ پیشاب وغیرہ کے امتحان کا مکمل انتظام ہے۔

ہمارا ۱۳ سالہ تجربہ اور نیک شہرت حسن کارکردگی کی ضمانت ہے۔

شفا میڈیکو ایکسرے ڈیپارٹمنٹ
چوک میو ہسپتال لاہور۔ فون ۶۳۶۹۳

پبلک پیپر اینڈ بک ایجنسیز رجسٹرڈ

بھوانہ بازار۔ لائل پور
فون ۲۳۱۹
——— پر ———
ہر قسم کی سٹیشنری اور کتب کی
خرید کیلئے
تشریف لائیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴